ناقل: مہدی معاویہ

ربوہ میں احرار کا فاتحانہ داخلہ

قائد تحریک تحفظِ ختمِ نبوّت ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری کا یادگار خطاب

۲۷ فروری ۱۹۷۶ء

کو مجلس احرار اسلام پاکستان نے مرزائیوں کے مرکز ربوہ میں نمازِ جمعہ اداء کرنے اور مسلمانوں کی پہلی جامع مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کا اعلان کیا۔ جس سے مرزائی حلقوں اور حکومتی ایوانوں میں زلزلہ آگیا۔

پولیس کی ناکہ بندیوں اور رکاوٹوں کو توڑ کر ہزاروں فدائین ختمِ نبوّت اور مجاہدینِ احرار ربوہ میں داخل ہو گئے۔ جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری مدظلہ نے ربوہ کی تاریخ میں مسلمانوں کی پہلی جامع مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور اُسے "مسجدِ احرار" کے نام سے منسوب کیا۔ اس موقع پر انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ بھی اس موقع پر موجود تھے۔ حضرت شاہ جی کی گرفتاری کے بعد سید عطاء المحسن بخاری اچانک اجتماع میں پہنچ گئے اور چند منٹ شرکاء اجتماع سے ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ اتفاق سے اس تقریر کی کیسٹ پولیس کی دستبرد سے محفوظ رہ گئی تھی جسے ہمارے رفیقِ فکر جناب مہدی معاویہ نے افادۂ عام کے لئے نقل کر دیا ہے۔ آج تیرہ برس کے بعد فروری ۱۹۹۳ء میں اس تقریر کو ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔ تاکہ اس تاریخی حوالہ کی یاد سے قلوب و اذہان منور ہوں۔ اور فتنہ قادیانیت کے خلاف جہاد کو تیز سے تیز تر کیا جائے۔ (مدیر)

نحمده ونصلي على رسوله الكريم وعلى آله وازواجه واصحابه اجمعين

بزرگو! دوستو! آپکے علم میں ہے کہ ہم نے یہ جگہ ایک مسلمان سے خریدی اور اس کے عوض میں دس ہزار کی خطیر رقم ادا کی۔ کسی کی جگہ پر ناجائز قبضہ نہیں۔ قانونی طور پر ہم یہاں تعمیر کا حق رکھتے ہیں اور ہمیں پاکستان کی ہر جگہ پر اللہ کے دین کا نام بلند کرنے کا حق حاصل ہے۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے بعد پاکستان کے آئین میں تسلیم کئے گئے مسلمانوں کے اکثریتی حق کی بنیاد پر ہمیں پورے پاکستان میں مرزائیت کے خلاف ورک کرنے کا پورا شرعی، قانونی اور آئینی حق حاصل ہے۔ ہمارے حکمران، ضلعی انتظامیہ اور پاکستان کے دیگر وہ لوگ جو ہمارے راستے میں رکاوٹ بنے ہیں انہوں نے خدا کے عذاب کو دعوت دی ہے۔ ہم عدم تشدد کے قائل ہیں۔ جو لوگ مجلسِ احرارِ اسلام کو تشدد کی بنیاد پر کام کرنے والا کہتے ہیں وہ کذاب ہیں اور مرزا ناصر کے ایجنٹ ہیں۔ ہم پاکستان میں اور پاکستان بننے سے پہلے تشدد کرنے والوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ہمارے نزدیک تشدد کی کوئی قیمت اور کوئی حیثیت نہیں ہے۔ مار کھانا اور راہ حق میں مر جانا رسول ﷺ کی سُنت ہے۔ آؤ چلو مدینے کے دس سال دیکھو۔ مکہ کے تیرہ برس دیکھو نبی ﷺ نے مار کھائی، دانت شہید کرائے، پنڈلیاں زخمی ہوئیں۔ بیوی بچوں کو چھوڑنا پڑا۔ خاندان کو

چھوڑنا پڑا، ہم ایسے تمام مسلمانوں کو نبی ﷺ کی سنت کے مطابق چھوڑنا گوارا کریں گے۔ جو ہمارے اس راستے میں رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں۔ عدم تعاون پر عمل پیرا ہیں۔ ہماری جائز محنت، سچی محنت، راستی اور دیانتداری کی محنت، دین اور یقین کی محنت کے راستے میں رکاٹ بننے والے لوگ ہمارے کچھ نہیں لگتے۔ ہمارا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

سُن لو مسری طرف سے نبوّت کے رہزنو!
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

یاد رکھیئے! میں اس شخص کو کبھی بھی مسلمان سمجھنا تو درکنار کہنے والی زبان کو غلاظت سے زیادہ ناپاک سمجھتا ہوں جو محمد ﷺ کے بعد نبوّت کا تصوّر جاری مانتا ہے۔ اگر محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ صدیق اکبرؓ خلیفہ بلافصل ہوتے۔ فاروق اعظمؓ اسلام کی جلالت و سطوت کا نشانِ عظیم ہوتے۔ اور اگر اللہ کے نبی کے بعد نبوت باقی رہنی ہوتی، ظلی بروزی طفیلی غیر تشریعی! کسی قسم کی کوئی نبوّت ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم کبھی نہ مرتے۔

اگر محمد ﷺ کے بعد نبوّت کا تاج کسی سر پر سج سکتا، کوئی سر اس قابل ہوتا، کوئی وجود اس لائق ہوتا کہ اس کو نبوّت کا منصب عطا کیا جاتا تو علی مرتضیٰ شاہِ مرداں شیر یزداں نبی ہوتے۔ اور اگر رسول اللہ ﷺ کے بعد اجراء نبوّت کا کوئی تصور ہوتا تو حسینؓ شہید کربلا نبی ہوتے۔ امام النقباء حسنؓ مجتبیٰ ہوتے۔ ابو حنیفہ ہوتے۔ قادیان میں پیدا ہونے والا ایک کذاب شخص غلام احمد نہیں ہو سکتا۔ مرزا غلام احمد کی ذریّت کہتی ہے کہ نبوّت جاری ہے۔ میں پوچھتا ہوں اگر نبوّت جاری ہے تو غلام احمد سے لیکر رسول اللہ ﷺ تک درمیان میں کیوں کوئی نبی نہیں؟ غلام احمد کے مرنے کے بعد آج تک کیوں کوئی نبی نہیں؟ اور پھر غلام احمد کی اولاد میں سے کیوں کوئی نبی نہیں بنا؟ یہ کیسا فلسفہ ہے؟

دراصل قوموں کو تقسیم کرنے کے لئے، اُمت رسول ﷺ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے، ملکوں میں سیاسی طور پر دورخی پیدا کرنے کے لئے، پاکستانی نیشن کو ٹونیشن کے نظریئے میں تقسیم کرنے کے لئے یہ فلسفہ ایجاد کیا گیا ہے۔ پاکستان میں مرزائیت کے بت کا تحفظ کیا جارہا ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ آج ہمارے راستے بند ہیں۔ لائل پور (فیصل آباد) سے چنیوٹ تک۔ اور سرگودھا سے چنیوٹ تک کیوں ہمارے راستے بند ہیں۔ ہمیں پانچ پانچ میل پیدل چل کر یہاں آنا پڑا۔ اے محافظانِ پاکستان! اے پاکستان کی انتظامیہ کے ظالم افسرو! خدا کے لئے ہمیں بتاؤ کہ تم ہمارے محافظ ہو یا ہمارے قاتل ہو؟ میں تم سے محبت کی بناء پر پوچھتا ہوں؟ مجھے اُس اللہ کے لئے بتایئے جو ہمارا اور تمہارا خالق ہے۔ کیا ہم بندوقیں لے کر آئے ہیں؟ ہمارے پاس ہینڈ گرنیڈ ہیں، سٹین گنیں ہیں؟ کیا بلا ہے ہمارے پاس؟

پھر کیوں تم ہمیں یہاں اللہ کے دین کا نام بلند کرنے سے روکتے ہو؟ مجھے بتاؤ تمہارا وہ کونسا اسلام کا رشتہ ہمارے ساتھ باقی رہ گیا ہے۔ تم نے ہمارے دل پر خنجر چلائے۔ ہمیں ذبح کیا۔ ہمیں مظلوم بنایا۔ تم ظالم بنے۔ اللہ کی بارگاہ میں تم کیا جواب دو گے؟ پھر تم رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کے کیونکر مستحق ہو؟ ہم یہاں چوری کرنے

کے لئے آئے ہیں۔ بدمعاشی کرنے کے لئے آئے ہیں۔ شراب کا ٹھیکہ کھولنے کے لئے آئے ہیں۔ بدکاری کے لئے آئے ہیں؟ بتایئے بھائی کس کام کے لئے آئے ہو (مجمع سے لوگوں نے یک زبان ہو کر کہا۔ اللہ کی رضا کے لئے) میرے لئے مت کہنا! تم یہاں کیا کرنے آئے ہو۔ (عوام نے پھر بلند آواز میں کہا اللہ کی رضا کے لئے) تو پھر ہمارے راستے میں رکاوٹ بننے والے اللہ کے دین کے نمائندے ہو سکتے ہیں؟

مجمع: نہیں۔

بتایئے خدا کے لئے میرے منتظم و محترم دوستو! کیا یہ درپردہ مرزائیوں کی حمایت نہیں۔ کیا مرزائیوں کو ہماری موت سے تقویت نہیں ہو گی۔ ہمارے اجتماع کو روکنے کے لئے آپ نے جو طور طریقہ اختیار کیا ہے یہ ڈیموکریٹک مومنٹ کے لئے تو ہو سکتا ہے۔ مگر یہ کوئی جمہوری جنگ ہے؟ ہم دنیاوی اقتدار کی جنگ پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ایک کروڑ بار اقتدار کی جنگ پر لعنت۔ ہمارا اقتدار بھی دین کے راستے سے آئے گا۔ ہماری جنگ بھی دین کے نام پر ہے۔ ہمارا ماٹو بھی دین ہے۔

یہ دین کی توہین ہے۔ ضلع جھنگ، ضلع لائل پور اور ضلع سرگودھا کی منتظمہ خدا کی بارگاہ میں مجرم ہے۔ ہم مظلوم ہیں اور یہ تینوں ضلعوں کی منتظمہ ظالم ہے۔ خدا کی بارگاہ میں ہم تم پر مقدمہ دائر کریں گے۔ جس طرح اس شاعر نے کہا ہے"

دعویٰ کریں گے حشر میں موسیٰ یہ خون کا
کیوں اس نے آب دی مرے قاتل کی تیغ کو

تمہارے اس کردار سے، تمہاری اس بدنظمی سے، تمہارے اس اقدام سے، بالواسطہ و بلاواسطہ مرزائیوں کو سپورٹ ہوتی ہے۔ ہم مجرم نہیں ہیں تو ہمیں یہاں آنے سے کیوں روکتے ہو ہمیں کیوں گرفتار کرتے ہو؟ یہ پولیس کا پہرہ، پولیس کی گاڑیاں، عوام پر تشدد، یہ سب کیوں ہے؟ جناب ذوالفقار علی بھٹو کے برسرِ اقتدار آنے کے بعد اور اس سے پہلے مجلس احرار اسلام نے ملک میں کوئی ایسی مومنٹ نہیں کی جو اینٹی پاکستان ہو۔ جو تفرقہ بازی کی بنیاد پر ہو۔ پاکستان کو دو ٹکڑے کرنے پر مبنی ہو، پاکستان کے نظم و نسق کو تباہ کرنے کے لئے ہو۔ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کرنے کے لئے ہو۔ جب ہمارا دامن ان نالائقیوں سے پاک ہے اور اس چار دیواری سے باہر بسنے والے لوگ، ان کے بڑے، ان کے وڈیرے، مرزا غلام احمد کی ذریتہ بغایہ اور مرزا غلام احمد کے ماننے والے، انہوں نے پاکستان کو دو ٹکڑے کرایا۔ یہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہمیشہ پیدا کرتے ہیں۔ یہ قوموں میں تفرقہ بازی پیدا کرتے ہیں۔ یہ دو قومی نظریئے کے خلاف ہیں۔ مرزائی، بریلویوں، دیو بندیوں اور غیر مقلدوں کو باہم لڑاتے ہیں۔ انہوں نے پاکستان میں مسلمانوں کے حقوق چھینے ہوئے ہیں۔ انکا غاصبانہ قبضہ ہے۔ تمہارا رویہ ان کے حق میں ہے۔ جو نہ صرف ہم احرار والوں پر بلکہ تمام پاکستانی مسلمانوں پر ظلم ہے۔ مرزائی بھی ظالم اور تم انتظامیہ والے بھی ظالم ہو۔ کیا اسی کا نام انصاف ہے۔

آواز دو انصاف کو انصاف کہاں ہے

(اس موقع پر پولیس کی بھاری جمعیت آن پہنچی اور اس نے اجتماع کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ ملتان کے احرار کارکن صوفی نذیر احمد صاحب نے اذان کہی اور حضرت سید عطاء المحسن بخاری نے خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا۔ نماز جمعہ کی امامت کی اور بعد میں گرفتار کرلئے گئے)